شیعہ مذہب

ناظرین کو معلوم ہے کہ تشحیذ میں ایک سلسلہ مضامین مذاہب دنیا کے عقاید کیمتعلق شروع ہے اسی سلسلہ میں یہ مضمون ہمارے دوست منشی خادم حسین صاحب نے لکھا ہے جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے امید ہے کہ دلچسپی سے پڑھا جائیگا اگر ہمارے شیعہ مہربان اس میں کوئی غلطی پائیں تو کافی ثبوت دینے پر ہم اسکی اصلاح کو تیار ہیں۔

تعریف۔ شیعہ عربی لفظ ہے جس کے معنی گروہ اور مددگار کے ہیں اصطلاح میں وہ گروہ جو اپنے آپکو حضرت علیؑ اور دوسرے گیارہ اماموں کے ہوا خواہ اور انکی احادیث اور تعلیموں کو رواج دینے کا مدعی ہے شیعوں کو رافضی بھی کہتے ہیں مگر اس نام سے شیعہ برا مناتے ہیں حالانکہ آئمہ کی احادیث میں آیا ہے کہ جب شکایت کیگئی تو انھوں نے فرمایا لوگ تمکو نہیں کہتے بلکہ خدا نے یہہ تمہارا نام رکھا ہے واللہ ماھم سموکم بل اللہ سماکم (فروع کافی کتاب الروضہ صہ ۱۶)

اصول دین

شیعہ کا اصل اصول دین تو تقیہ ہے اور کتمان (چھپانا اپنے مذہب کا) لا ایمان لمن لا تقیہ لہ۔ ان تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ ولا دین لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی باب التقیہ) یعنی کوئی ایمان نہیں اس شخص کا جو تقیہ نہ کرے اور دین کے ۱۰/۹ میں سے ۹ حصہ تقیہ میں ہے اسی طرح ان اکرمکم عند اللہ اتقکم کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اعملکم بالتقیہ یعنی اکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ تقیہ پر عامل ہوتا ہم شیعوں میں عام طور پر پانچ اصول دین ہیں اول توحید۔ دوم عدل سوم نبوت چہارم امامت پنجم قیامت (تحفۃ العوام) عدل اور امامت کے دو اصول قابل غور ہیں عدل کا استدلال آیت ان اللہ یامر بالعدل سے کرتے ہیں خدا جانے عدل کو جو صفات

آلہیہ میں شیعہ نے خاص طور پر علیحدہ جتلا کر داخلِ اصول دین کیا ہے اسکا کیا باعث ہے اگر یہ صفت قدیم ہے تو پھر خلافت و امامت کے شکوے کیا معنی رکھتے ہیں اگر اسکا تعلق رجعت یا قیامت سے ہے تو بجائے عدل کے رجعت ہوتی تو بہتر تھا یا قیامت ہی کافی تھی۔ اور پھر اس آیت کیساتھ ہی جو یامر بالعدل و الاحسان وایتای ذالقربیٰ ہے تعجب ہے کہ ایسی عالمگیر صفات اور احکام کو کیوں چھوڑ دیا گیا۔

امامت کا استدلال اولی الامر منکم سے کیا جاتا ہے لیکن وان تنازعتم سے یہ بھی متنازعہ ہوجاتا ہے غرض ایمان بالملائکہ اور ایمان بالکتب کے اصولونکی جگہ عدل اور امامت کو داخل کرنے میں واضعانِ اصول نے دوراندیشی نہیں کی ہے۔ **فروع دین** علاوہ اصول خمسہ مذکورہ بالا کے فروع دین حسب ذیل ہیں اول نماز دوم روزہ ماہ رمضان سوم زکوٰۃ چہارم خمس پنجم حج ششم جہاد۔

تحفۃ العوام میں لکھا ہے کہ دراصل تو فروع یہی چھ تھے لیکن ایک مجتہد عراق سرکار مرزا محمد حسین صاحب شیرازی نے چار فروع اور بھی اضافہ فرمائے ہیں امر بالمعروف نہی عن المنکر تولاّ (دوستی اہلبیت و دوستان اہلبیت) اور تبرّا (بیزاری دشمنان اہلبیت اور اونکے دوستوں سے)

تشریح۔ شیعوں کی کتابوں میں علاوہ فرائض کے سنت و نوافل و نماز تہجد کی بھی سخت تاکید لکھی ہے لیکن افسوس ہے کہ ہمارے ملک کے شیعہ صرف فرائض پر ہی اکتفا کرتے ہیں بلکہ عام تو کہتے ہیں نماز خدا کی ہے رسول کی نہیں پھر سنت والی نماز کی کیا ضرورت ہے اسی طرح پانچوقتوں کی پابندی کے احکام موجود ہیں لیکن شیعہ ظہر و عصر اور مغرب اور عشاء کو ہمیشہ ہر حالت میں بلاعذر جمع کر کے پڑھتے ہیں اور خدا نے فرمایا ہے کہ میری عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو "لایشرك بعبادۃ ربہ احداً" دوسری جگہ فرمایا ہے مخلصین لہ الدین لیکن خاک شفا کی ٹکیہ کے بغیر سجدہ نہیں کرتے پھر شیعہ کی مساجد اول تو کم ہی ہیں جو ہیں وہ بھی اکثر غیر آباد ہیں البتہ امام باڑوں میں خوب چہل پہل رہتی ہے نماز باجماعت اور نماز جمعہ کی سعادت سے بھی عام شیعہ محروم ہیں حالانکہ وارکعوا مع الراکعین اور سورہ جمعہ میں فاسعوا الی ذکر اللہ قرآن میں موجود ہے۔ اسی طرح روزہ اور زکوٰۃ دینے کی بھی ان کی

کتابوں میں سخت تاکید ہے لیکن انکی جگہ افسوس ہے کہ عشرہ محرم کے فاقوں اور نذر حسین میں سبیلوں اور پلاؤں زردہ کی دیگوں نے لے رکھی ہیں خمس بھی برائے نام ہے جسکی صورتیں اور عملدرآمد شاذ و نادر ہیں حج بیت اللہ شریف کے اشتیاق کو اماموں کے مزارات کی کشش نے ادھورا کر دیا ہے اس کشش کا باعث وہ روایات ہیں جو فضائل زیارات نجف اشرف و کربلائے معلیٰ میں ائمہ سے منقول ہیں مثال کے طور پر زیارت کربلا کی ایک حدیث ہے من زار قبر ابی عبداللہ الحسین بشط الفرات کان کمن زار اللہ فوق عرشہ ناسخ التواریخ جلد ششم کی کتاب دویم صفحہ ۴۳۔

جہاد کے فضائل کے متعلق بھی حدیثوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ نعمت بھی شیعوں کو کبھی نصیب نہیں ہوئی زیادہ سے زیادہ جنگ جمل صفین کربلا کے معرکوں کو پیش کیا جاتا ہے لیکن کہاں رسول صلعم اور خلفائے راشدین رضؓ کے جہاد جو کفار اور منکران اسلام کے مقابلہ میں ہوتے تھے اور کہاں یہ مسلمانوں کے باہمی تنازعات اور خانہ جنگیاں

پھر جس حال میں کہ تقیہ کرنے اور دین کو چھپانے کی فضیلت اور ثواب بیشمار بتلائے گئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تعمیل بھی برائے نام ہے باقی رہا تولا اور تبرا۔ تولائے اہلبیت میں شیعوں نے یہاں تک غلو کیا ہے کہ عیسائیوں کو تولائے مسیح میں مات کر دیا ورنہ شیعہ خوب جانتے ہیں کہ کسی مسلمان کو اہلبیت رسول صلعم کیساتھ سوائے خوارج کے جو شیعہ سے ہی نکلے ہوئے ہیں بغض و عداوت نہیں۔

یہ دوسری بات ہے کہ جس طرح عیسائی سب مسلمانوں کو حضرت مسیح کا محب نہیں جانتے اور نہ باور کرتے ہیں اسی طرح شیعہ صاحبان بھی دوسرے مسلمانوں کے محب اہلبیت رسول ہونے پر اعتبار کریں یا نہ محبت علیؑ میں اعتدال کو قائم رکھنے یا اس میں غلو کرنے کے متعلق آنحضرت صلعم کی ایک حدیث خوب فیصلہ کرتی ہے جو کتاب حیوٰۃ القلوب کی جلد اول میں اور اسی طرح تفسیر صافی میں میری نظر سے گزری اس میں آنحضرت نے حضرت علی کو مثیل مسیح فرما کر صاف طور پر فرمایا ہے

کہ ان دونوں کی محبت میں غلو کرنیوالے ہلاک ہوئے اور اسی طرح اُن سے بغض رکھنے میں غلو کرنے والے بھی لیکن ایک تیسرا گروہ ہے جو اعتدال و اقتصاد کو قائم رکھنے والا ہے پس وہی جنّتی ہے

تبرا سے مراد دشمنانِ اہلبیت سے بیزاری ہے اور اس میں دوسرے مسلمان بھی شامل ہیں لیکن اسکا پہلے فیصلہ ہونا ضروری ہے کہ دراصل دشمنانِ اہلبیت کون ہیں معزز ناظرین کو یاد ہے کہ یہی تبرّا بازی جس کے باعث شیعہ سب مسلمانوں میں انگشت نما ہو رہے ہیں وہ دراصل نہ داخلِ اصول ہے نہ داخل فروع صرف ایک مجتہد صاحب شیعہ نے اسکو اپنی رائے سے داخل فروع دین کر دیا ہے اور اسی پر شیعہ صاحبان زیادہ تر مائل و عامل ہیں جس طریق سے شیعہ تبرا بازی کرتے ہیں اول تو اسکا جواز کتب شیعہ سے ثابت ہی نہیں کیونکہ تبرّا کا تعلق دل سے ہے دوسرے زبان سے اسکا استعمال کرنا تقیہ اور کتمان کی پابندی کے بھی خلاف ہے قاضی نور اللہ صاحب شوستری فرماتے ہیں مفہوم تشیع آنست کہ درصدر صحیفہ معلوم شد و سب و لعن در او معتبر نیست میگنجد کہ نام خلفائے ثلث مطلقاً بر زبان شیعہ جاری نشود و لعن ایشان واجب نیست اگر جاہلان شیعہ حکم وجوب لعن کنند سخن ایشان معتبر نیست چنانچہ جاہلان اہلسنت حکم بہ وجوب تتلو۔ شیعہ میکنند" اسکے بعد حضرت عائشہ پر بوجہ جنگ کرنیکے ساتھ حضرت علی کے لعن کرنے کے بارہ میں لکھا ہے "لعن او از برائے حرب نہ باید کرد۔" مجالس المومنین مطبوعہ ایران ص۴۸

دوازدہ امام کے نام۔ حضرت علیؑ۔ حضرت امام حسنؑ۔ حضرت امام حسینؑ۔ حضرت امام زین العابدینؑ حضرت امام محمدؑ باقر۔ حضرت امام جعفر صادقؑ۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ۔ حضرت امام رضاؑ۔ حضرت امام محمد تقی۔ حضرت امام محمد نقیؑ۔ حضرت امام حسن العسکری۔ حضرت امام محمد مہدیؑ جنکی پیدائش ۲۵۵ یا ۲۵۶ھ میں ہوئی یہی دوازدہ امام ہیں جنکی محبت میں شیعوں نے بیحد افراط تفریط کی ہے اور انہی اماموں کا ایک خاص مذہب قرار دیکر اسکی پابندی کا دعویٰ کرتے ہیں انکا دعوےٰ ہے کہ خداوند کریم نے حضرت علیؓ اور دوسرے اماموں کے نور کو دوسرے مخلوق سے ہزاروں برس پہلے پیدا کیا تھا اور عالم ارواح میں انکی امامت کا اقرار لیا تھا کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ مگر

انکی امامت کی تبلیغ بھی اُسکے ذمہ تھی۔ تمام گذشتہ اور آیندہ کے واقعات کا انکو علم ہوتا ہے تمام انبیاء کے تبرکات مثل عصائے موسیٰ تابوت سکینہ انگشتری سلیمان اور حضرت شعیب کی ترازو انکے پاس ہی انکو اسم اعظم یاد ہی جس کے ۷۳ حروف ہیں تمام انبیاء کے معجزات انہی حروف کی برکت سے ہوئے منجملہ حضرت عیسیٰ کو صرف دو حرف یاد تھے اور وہ کرتے تھے جو کرتے تھے تمام صحف انبیاء میں انکے نام اور فضائل مندرج تھے تمام زمین انکی ملکیت ہے تمام موجودات پر انکا تصرف ہے موت پر بھی انکو اختیار ہے جب چاہیں مرتے ہیں جب نہ چاہیں نہیں مرتے ہیں زمین کا قیام ان ہی کے دم قدم سے ہے بادلوں پر بھی انکو تصرف ہے اُن پر سوار ہو کر جہاں چاہیں زمین و آسمان اور ہوا میں سیر کر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ جنکی تفصیل موجب طوالت ہے لیکن چونکہ یہ سب عقایدِ اختراعی ہیں اور قرآن وسنت سے اسکا پتہ لگانا مشکل ہے اسواسطے شیعوں نے ان انوکھی تعلیموں کے ماخذ بھی وسیع بیان فرمائے ہیں مثلاً اول قرآن اصول کافی باب فضل القرآن میں لکھا ہے کہ وہ قرآن جو محمد صلعم پر جبریل لائے تھے اسکی سترہ ہزار آیتیں تھیں صافی شرح کافی میں اسکی تائید میں لکھا ہے کہ شیخین جیسے جامعانِ قرآن سے کچھ عجب نہیں کہ انھوں نے بہت سا حصہ قرآن کا ساقط کر دیا ہو۔

دوم۔ کتاب جامعہ ہے جو ایک صحیفہ ہے جو ستر گز لمبا ہے مطابق رسول صلعم کے گز کے حضرت صلعم کے املا سے اسکو حضرت علی نے اپنے قلم سے لکھا۔

سوم۔ جفر جو ایک چمڑے کا صندوق تھا اور اس میں تمام انبیائے سابق کے صحیفے توریت انجیل زبور وغیرہ اصلی زبانوں میں محفوظ ہیں اور امام چونکہ سب زبانوں سے واقف ہوتے ہیں اسواسطے سب کتابوں کو بلا وقت پڑھ سکتے تھے۔

چہارم۔ مصحف فاطمہ۔ جو وحی جبریل بعد وفات آنحضرت صلعم کے حضرت فاطمہ پر نازل کرتے تھے اور حضرت علیؑ اسکو لکھتے رہتے تھے قرآن مروجہ سے تین گنا اسکی ضخامت ہے اور اس قرآن کا اس میں ایک حرف بھی نہیں ہے اگرچہ مذکورہ بالا کتابوں اور صندوقوں کو کبھی کسی نے دیکھا نہ کسی نے

دکھایا تاہم انکا ذکر اصول کافی میں ایک مستقل باب میں مندرج ہے۔

شیعوں کے فرقے عام لوگوں کا خیال ہے کہ شیعہ صرف ایک گروہ ہے لیکن ایسا نہیں ہے شیعوں کے بہت سے فرقے ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

اوّل غلاۃ یعنی غالی شیعہ جنھوں نے حضرت علی کو خدا بنایا اس گروہ کا بانی عبداللہ بن سبا ہی اسی گروہ کا دوسرا امام نصیری بھی ہے (دیکھو ارشاد یہ شرح اعتقادیہ)

دوم مفوضہ اسکا بانی ابن سبا کا بیٹا ہے انکا اعتقاد یہ تھا کہ حضرت علیؑ خود تو خدا نہیں لیکن خدا کی خدائی کا منتظم ضرور ہے تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی آج بظاہر کوئی شیعہ غلاۃ و مفوضہ نہیں ہی لیکن اس میں شک نہیں کہ انکی تعلیم کا اثر اب تک عالمگیر اور عام شیعوں کے زبان زد ہے (ارشاد و شرح)۔

سوم کیسانیہ اسکا سرگروہ مختار ثقفی ہے جس نے حضرت امام حسینؑ کا انتقام ابن زیاد وغیرہ سے لیا تھا ابراہیم بن مالک اشتر اسکا نائب تھا انھوں نے حضرت محمد بن حنفیہ کو جو حضرت علیؑ کے صاحبزادے اور بعد شہادت امام حسینؑ زندہ تھے امام زین العابدین کی امامت کی پروانہ کرکے امام بنالیا تھا حضرت علیؑ اور حسینؑ کی وفات کے بعد جلدی ہی اس گروہ کا پیدا ہو جانا اور امام زین العابدین علیہ السلام کو امام مفترض الطاعۃ نہ ماننا اثنا عشری شیعوں کے عقاید متعلقہ نص امامت دوازدہ امام پر بہت کچھ روشنی ڈالتا ہے۔

محمد حنفیہ کے متعلق کیسانیوں کا اعتقاد ہے کہ وہ کوہ رضوی میں غائب ہو گئے اور وہی مہدی موعود ہیں اور قیامت سے پہلے کسی وقت خروج کرینگے (مجالس المومنین ص۱۸۱)

چہارم زیدیہ۔ جو حضرت امام زین العابدین کے صاحبزادے زید سے منسوب ہوئے انھوں نے اپنے بھائی امام محمد باقر کو امام مفترض الطاعۃ نہ مانا اور برخلاف بنی امیہ کے خروج فرمایا انکا اعتقاد ہی کہ امام بنی فاطمہ سے ہونا چاہئے اور وہ صاحب شمشیر و جہاد ہو اسوقت بھی ملک یمن (عرب) میں ہزاروں زیدیہ شیعہ موجود ہیں۔ اور امام یحییٰ کو امام زمان مانتے ہیں یہ ایسے بہادر اور دلاور ہیں کہ کئی سالوں تک ترکوں سے مقابلہ کرتے رہے ہیں لیکن قومی ہمدردی میں بھی بےنظیر ہیں آجکل

جبکہ جنگ طرابلس برخلاف اطالیہ چھڑی ہوئی ہے تو امام یحییٰ نے اپنے مریدوں کی ہزار ہا تعداد ترکوں کی امداد کے لئے مسلح کرکے حاضر کردی ہے

اسمٰعیلیہ جنکا دوسرا نام شش امامیہ بھی ہے اسمٰعیل بن امام جعفر صادقؑ کو آخری امام جانتے تھے اور حضرت صادقؑ سے بعد کے اماموں کو امام نہیں جانتے تھے خلفائے اسمٰعیلیہ نے مصر میں سینکڑوں برس حکمرانی کی ہے باطنیہ بھی اسی گروہ کی ایک شاخ ہے سر آغا خان صاحب بالقابہ مشہور ہمدرد قوم بھی اسی سے تعلق رکھتے ہیں۔

باقی فرقوں کا حال بخوف طوالت نہیں لکھا جاتا مختصر یہ ہے کہ تقریباً ہر ایک امام کے ساتھ ایک نہ ایک گروہ منسوب ہے اور ہر ایک اپنے ہی امام کو مہدی موعود مانتا ہے اور اسکے قبل از قیامت ظہور فرمانیکا مدعی ہے۔

اثنا عشریہ۔ عام شیعہ جو ہندو پنجاب و ایران میں پائے جاتے ہیں اثنا عشریہ کہلاتے ہیں انکا اعتقاد ہے کہ درحقیقت بارہویں امام محمد بن حسن العسکری ہی مہدی موعود تھے جو سنہ ۲۵۶ھ میں پیدا ہوئے اور چار پانچ سال کی عمر میں ہی غایب ہوگئے اور ابتک کہ سنہ ۱۳۳۰ھ شروع ہوا ہے بدستور زندہ اور غائب ہیں وجہ یہ تبلائی جاتی ہے کہ دشمنوں کے خوف سے اور شیعوں کی عدم نصرت کے باعث غائب ہیں اور وہی امام الزمان ہیں۔ شیعہ اپنے آپکو امامیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ بارہ کے بارہ اماموں کو مانتے ہیں اور جعفری بھی کہلاتے ہیں کیونکہ امام جعفر صادق نے ہی خاص طور پر احادیث اور تعلیم ائمہ کو پھیلایا یہی وجہ ہے کہ شیعہ کی احادیث کی کتابوں میں سے کوئی بھی تیسری صدی سے ماقبل کی نہیں بلکہ وہ حدیث کی کتابیں پانچویں صدی کی ہیں جیسے کہ آگے ذکر آئیگا جمع احادیث کے لئے اسقدر طویل مدت اور کافی مہلت کے بعد بھی افسوس ہے کہ انمیں بیسیوں اختلاف باقی رہ گئے ہیں ائمہ کرام کی اصلی تعلیم کو بہت سے عجائب و غرائب عقائد کی رنگ آمیزی سے بالکل مخلوط کردیا گیا صحابہ کرام کے تشنیعہ۔ مطاعن کا یہ وبال پڑ گیا کہ ائمہ اہلبیت کی امامت بھی دبدھا میں پڑ گئی۔

شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک نہ صرف اہلسنت ہی گمراہ اور اہل بدعت ہیں بلکہ سوائے اپنے گروہ کے دوسرے تمام شیعہ فرقوں کو جو اُن سے قدیم ہیں گمراہ بلکہ کافر جانتے ہیں ؎

نازم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی؛ گو مشت خاک ماہم بر باد رفتہ باشد

انکا اعتقاد ہے کہ حضرت مہدی قیامت سے پہلے ضرور ظہور فرمادینگے اور گو آجکل کے شیعہ کان نہ دھریں مگر قاضی نور اللہ شوستری اور ملا باقر مجلسی کے زمانہ تک شیعوں کا اعتقاد تھا کہ امام ایک مستقل خطہ میں معہ اولاد و اصحاب و افواج سکونت پذیر ہیں اس خطہ کا نام ناحیہ مقدسہ ہے زمانہ ظہور امام کو رجعت کا زمانہ کہتے ہیں رجعت کیوقت لکھا ہے کہ مہدی کے ساتھ خود رسول صلعم اور جناب علیؑ اور امام حسینؑ اور اصحاب کہف اور دیگر انبیاء اور امام دوبارہ پیدا ہونگے اور امام کے ہمرکاب ہونگے بلکہ ملا باقر مجلسی نے حق الیقین میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے حضرت محمدؐ ہی مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرینگے دوسری روایت میں ہے کہ جبریل اول المبایعین ہونگے۔ ناسخ التواریخ میں ہمنے دیکھا تھا جہاں مؤرخ موصوف لکھتے ہیں کہ

شیعہ کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ ائمہ اہلبیت اولو العزم پیغمبروں سے بھی افضل ہیں چنانچہ اصل الفاظ مطالب

مذکورہ کے یہ ہیں "زیرا کہ علمائے امامیہ آئمہ اثنا عشریہ را از پیغمبران اولی العزم فاضلتر دانند" (ناسخ جلد کتاب دوم صـ۴۴) تو مینے تعجب کیا تھا کہ بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ امام جو نائبان انبیاء ہوتے ہیں وہ اُن سے کسطرح افضل ہو سکتے ہیں مگر جب حق الیقین میں یہ دیکھا کہ حضرت صلعم سب سے پہلے مہدیؑ کی بیعت کرینگے تو پھر میرا وہ تعجب جاتا رہا رجعت کا عقیدہ ایسا ضروری ہے کہ جو شیعہ اسکو برحق نہ مانے وہ شیعہ ہو ہی نہیں سکتا اور اسی طرح متعہ پر ایمان نہ لانے سے بھی اماموں کا یہ عتاب وارد ہوتا ہے چنانچہ مشہور حدیث ہے لیس منا من لم یومن برجعتنا (حق الیقین) رجعت کیوقت حضرت مہدی مشارق و مغارب عالم کو فتح کرینگے جناب علیؑ کا جمع کیا ہوا قرآن جو انکے پاس دست بدست پہنچا اور محفوظ ہے اسکو شائع کرینگے کعبہ بھی موجودہ بنیادوں سے گرا کر اصل ابراہیمی بنیاد پر تعمیر کرینگے صحیفہ جفر مصحف فاطمہ کے علاوہ تبرکات انبیاء عصائے موسیٰ انگشتر سلیمان اور حضرت صلعم کے سلاح (ہتھیار) بلکہ آنحضرت صلعم کے جانور دُلدل اونٹنی گدھا وغیرہ سب انکے پاس ہونگے اور

یہی انکے مہدی موجود ہونیکی دلیل ہوگی (غایت المقصود علامہ حائری لاہوری وغیرہ) آل محمدؐ اسّی ہزار سال تک دنیا میں سلطنت کریگی حضرت علیؓ چوالیس ہزار سال سلطنت کرینگے حضرت امام حسینؓ اسقدر مدّت دراز تک سلطنت کرینگے کہ بھووں کے بال منہ پر آکر پڑینگے وغیرہ وغیرہ (حق الیقین باب در بیان رجعت) امام حسینؓ کو انسان کبیر مانتے ہیں اور انکی شہادت کو کفارۂ امت آجکل سب اصول و فروع سے زیادہ تعزیہ داری امام حسینؓ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے غم حسینؓ میں ایک آنسو بہانا بھی موجب نجات مانا جاتا ہے لیکن مرثیہ خوانوں نے اس میں وہ وہ بدعات پیدا کئے کہ ایران کے ایک شیعہ عالم کو ایک خاص کتاب لکھنی پڑی جسکا نام لؤلؤ والمرجان ہے

کتب احادیث شیعہ۔ حدیث شیعہ کی کتابیں چار ہیں اول اصول کافی و فروع کافی از شیخ محمدؒ بن یعقوب کلینی رازی متوفی ۳۲۹ھ اس کتاب کو حضرت مہدیؑ کے ملاحظہ کا شرف بھی حاصل ہو چکا ہے دوم من لا یحضرہ الفقیہ از شیخ ابوجعفر ابن بابویہ قمی متوفی ۳۸۱ھ سوم تہذیب الاحکام اور چہارم استبصار ہر دو از شیخ محقق ابوجعفر طوسیؒ صاحب کتاب الفہرست طوسی متوفی ۴۶۰ھ سوائے تہذیب کے باقی کتابیں لکھنؤ سے ہی ملسکتی ہیں۔

تفاسیر۔ تفسیر امام حسن عسکری نام کو تو امام کی تفسیر ہے لیکن محققین کو اس سے بھی پورا اطمینان نہیں تفسیر علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی۔ تفسیر مجمع البیان طبرسی تفسیر صافی وغیرہ مشہور ہیں سوائے مجمع البیان کے باقی تین تفاسیر کو مینے چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کیا ہوا ہے۔

نہج البلاغۃ۔ نہایت مشہور کتاب ہے سید شریف رضی متوفی ۴۰۶ھ نے مرتب کی اس میں بہت سے خطبات و مراسلات ہیں جو حضرت علیؓ سے منسوب ہیں۔

مشہور علمائے شیعہ اور مصنّفین۔ علاوہ جامعانِ کتب احادیث کے جنکا نام اوپر لکھا گیا ہے اور جنکی تصانیف کا عام چرچا ہے۔ شیخ مفید صاحب اور شیخ طبرسی سید شریف المرتضیٰ علم الہدیٰ و سید رضی تینوں صاحبان شاگردان رشید شیخ مفید سے ہیں۔ حیدر آملی علامہ مطہر حلی سید ابن طاؤس قاضی نور اللہ شوستری ملا عبد الرزاق لاہجی ملا محمد باقر مجلسی ایران و ہندوستان میں سب سے زیادہ ملا باقر مجلسی کی تصانیف عام ہیں۔ مشہور نزدیک و دور ہیں سوائے تاریخ اسلام کے دیگر

علوم میں شیعونکی تصانیف بکثرت ہیں۔

دیگر حالات۔ تمام شیعیان اثنا عشریہ پر اپنے اپنے علاقہ کے مجتہدونکی تقلید لازمی ہے سب سے بڑے مجتہد نجف اشرف میں ہیں لکھنؤ کے مجتہدوں میں سے قبلہ سید ناصر حسینؒ و قبلہ سید نجم الحسنؒ صاحب اور پنجاب میں سید علی حائری صاحب مشہور ہیں ایک مجتہد فوت ہو جاتا ہے تو اسکے فتادی کا اثر بھی مفقود ہو جاتا ہے اور نئے مجتہد کی تقلید لازمی ہو جاتی ہے سب مجتہد اپنے آپکو حضرت امام غائب مہدیؑ کے نائب اور باضابطہ قایمقام جانتے ہیں اثنا عشریوں میں دو اور فرقے بھی ہیں ایک اخباری جو مقلد ہیں اپنے مجتہدوں کے جو ہر قسم کی روایات و احادیث کو بلا تامل مانتے ہیں دوسرے اصولی جو پابند اجتہاد مجتہدین نہیں ہیں ہمارے ملک کے شیعہ عام طور پر تو اخباری نہیں لیکن بحث کے وقت اعتراضات سے بچنے کے لئے اصولی بنجاتے ہیں ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ ایران کے شیعوں سے ایک جدید فرقہ پیدا ہوا ہے جسکو بہائی یا بابی کہتے ہیں انکے بانی بہاء اللہ باب اور محمد علی بابی ہوئے ہیں انھوں نے رسول صلعم کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرکے بانی فرقہ کو خاتم مانا ہے اور اسی طرح قرآن مجید کو بھی منسوخ قرار دیکر ایک کتاب البیان کو ناسخ الکتب السابقہ تسلیم کرلیا ہے۔ چونکہ مضمون ہذا اصل اندازہ سے زیادہ ہوتا جاتا ہے اسواسطے سردست اسی مختصر پر اکتفا کرتا ہوں و السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ (خاکسار خادم حسین خادمؔ بھیروی)